© rasailojaraid.com

چند منامی بشارتیں جو علمی دنیا میں ہو بہو حقیقت بن کر سامنے آتی رہیں

شیخ الحدیث حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ صدر المدرسین دار العلوم حقانیہ

میں، محمد فرید، اور چند اہل علم جامعہ اسلامیہ سے حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدنی سے ملاقات کے لئے دار العلوم حقانیہ آئے وہ دار العلوم کی مسجد کے محراب میں تشریف فرما تھے جبکہ اس وقت یہ پایۂ تکمیل کو نہ پہنچی تھی۔ تو مجلس کے برخاست کے وقت ایک نوجوان سے ہمارے بعض رفقاء کے متعلق سخت کلام سنا گیا جس سے ہمیں بھی معمولی سا صدمہ پہنچا۔ تو رات احقر کو خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نے جو کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق جیسا شکل رکھتا تھا، مجھے فرمایا کہ ناراض نہ ہونا یہ محراب تمہارے لئے بنائی گئی ہے۔ (چنانچہ اسی مسجد کی پانچ وقتہ نمازوں کی امامت اس خواب کی عملی تعبیر ظاہر ہو چکی ہے۔)

امام العلماء مولانا عبدالمالک صدیقی دار العلوم حقانیہ کو اپنا ذاتی مدرسہ سمجھتے تھے

حضرت شیخ الحدیث مولانا غوث غشتیؒ اور حضرت امام العلماء مولانا عبدالمالک صاحب صدیقی تمام دیوبندی مسلک کے مدارس کے سرپرست تھے لیکن دار العلوم حقانیہ کو اپنا ذاتی مدرسہ سمجھتے تھے تو حضرت صدیقی نے مجھے خط میں لکھا کاش! اگر تم دار العلوم حقانیہ میں ہوتے۔ یہ خط مولانا سلطان محمود صاحب مرحوم نے دار العلوم کے محافظ خانہ میں رکھا۔ تو حضرت صدیقی کے تمنا اور حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتیؒ کے اشارہ کے بنا پر خادم نے دار العلوم حقانیہ آنے کا ارادہ کیا۔ تو جب مولانا سلطان محمود صاحب مرحوم (دار العلوم کے ناظم اول) مجھے

استخارہ میں دار العلوم کی جنوبی دیوار پر لکھا ہوا تھا مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا چنانچہ میں بڑے اطمینان سے دار العلوم چلا آیا

دار العلوم حقانیہ سے جانے کے لئے زود ہی آئے تو خادم نے استخارہ کیا اور بین النوم والیقظہ ہونے کی حالت میں مجھے دار العلوم حقانیہ کے جنوبی دیوار کے پاس ایک بورڈ نظر آیا جس پر لکھا گیا تھا من دخلہ کان آمنا۔ اور میں بڑے اطمینان کے ساتھ دار العلوم آیا۔

مولانا سلطان محمود صاحب کے متعلق ایک خواب یاد آیا کہ حضرت مولانا شیخ الحدیث کی حالت صحت میں خادم نے ایک خواب دیکھا کہ خانہ کعبہ کے مطاف میں طائفین کا بہت ازدحام ہے اور مولانا سلطان محمود صاحب جو کہ طواف کے انتظام کیلئے کوشش کرنے میں ناکامی سے خائف ہیں تو خادم نے ان کو کہا کہ گھبرائیے مت میں آپ کے ساتھ ہوں، جس کی واضح تعبیر دار العلوم حقانیہ میں تقرر ان کی گویا معاونت ہے

پھر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نے مجھے اجازت حدیث سے نوازا اور پھر علالت اور کمزوری کے وقت بغیر میرے مطالبہ کے مجھے اولاً بخاری شریف جلد اول، اور ثانیاً ترمذی شریف جلد اول کی تدریس حوالہ کی۔ اور میری موجودگی میں بعض علماء کو فرمایا۔ کہ مفتی صاحب دار العلوم حقانیہ کے روح رواں ہیں۔ اور وفاق کے ایک نگران کو فرمایا کہ مفتی صاحب ہمارا شیخ الحدیث اور صدر مدرس ہے۔ اور وفات سے کئی دن قبل خادم کو فرمایا کہ اس گاڑی کو چلائے رکھیں، رو کنے نہ دیویں۔ خادم نے حضرت شیخ الحدیث کی حالت صحت میں خواب دیکھا کہ میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب کے پاؤں دبا تا ہوں۔ تو موافق حدیث عز المحدثین ہیں۔ تو جب خادم نے ان کو یہ خواب بیان کیا تو بہت خوش ہوئے اور حسب عادت تواضع کے الفاظ کہے۔

بقیہ صفحہ ۵۰۱ سے :- جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے اساتذہ اور طلباء

مولانا سمیع الحق صاحب نے دار العلوم پہنچنے پر ان کا خیر مقدم کیا۔ دار الحدیث میں طلبہ و اساتذہ کی ترحیبی تقریب میں مولانا شیر علی شاہ صاحب نے مؤثر اور پُرجوش خطاب فرمایا، اور مہمان طلبہ نے ہمارے ہاں کے درس و تدریس کے قدیم نظام، مقاصد اور جذباتِ دینی کا ذکر کیا، اور یہ کہ یہ لوگ کس خلوص سے تحصیلِ علم کے بعد دین کے عظیم کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔

جواب میں وفد کے قائد جناب مجید حریری مکیؔ نے مؤثر تقریر کی۔ اس کے بعد دار العلوم کے وسیع کتب خانہ کے ہال میں مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی، اس دوران بھی معلومات کا تبادلہ جاری رہا۔ مہمانوں نے الشیخ محمود الحصری مرحوم کی مسجل قرآنِ مجید کا ایک سیٹ اور دیگر قابلِ قدر ہدایا پیش کیے۔

اتنے سارے علماء و طلباء کی متشرع شکل و صورت، علمی انہماک اور اسلامی علوم و فنون کے مکمل نظامِ درس، یہ سب چیزیں ان حضرات کیلئے تعجب و حیرت کا باعث تھیں۔ جاتے وقت معزز مہمان طلبہ نے از خود تقریباً بیس ہزار روپے کی رقم اکٹھی کر کے دار العلوم کو پیش کی جسے دار العلوم نے ان کی بیحد خواہش اور اصرار پر قبول کیا۔ ایسے معزز مہمان طلبہ کے حالتِ سفر میں یہ عطیہ قبول کرنے سے مولانا سمیع الحق بے حد انکار کرتے رہے، مگر بعد میں ان کی دل شکنی کے احتمال سے یہ مبارک عطیہ دار العلوم کے لیے باعثِ خیر و برکت سمجھ کر قبول کر لیا۔

© rasailojaraid.com